بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۲۹

ٹیلیفون نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۵ ذوالقعدہ ۱۳۸۹ھ - ۱۴ صلح ۱۳۴۹ ہش - ۱۴ جنوری ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تمام محامد جو عالم میں موجود ہیں وہ حقیقت میں خدا کی ہی تعریفیں ہیں

حقیقت میں محسن اور منعم بھی وہی ہے اور جامع تمام خوبیوں کا بھی وہی ہے

"تمام محامد جو عالم میں موجود ہیں اور مصنوعات میں پائی جاتی ہیں وہ حقیقت میں خدا ہی کی تعریفیں ہیں اور اُسی کی طرف راجع ہیں کیونکہ جو خوبی مصنوع میں ہوتی ہے وہ حقیقت میں صانع کی ہی خوبی ہے یعنی آفتاب دُنیا کو روشن نہیں کرتا حقیقت میں خدا ہی روشن کرتا ہے اور چاند رات کی تاریکی نہیں اُٹھاتا حقیقت میں خدا ہی اُٹھاتا ہے۔ اور بادل پانی نہیں برساتا حقیقت میں خدا ہی برساتا ہے۔ اِسی طرح جو ہماری آنکھیں دیکھتی ہیں وہ حقیقت میں خدا کی طرف سے ہی بینائی ہے اور جو کان سُنتے ہیں وہ حقیقت میں خدا کی طرف سے ہی شنوائی ہے اور جو عقل دریافت کرتی ہے وہ حقیقت میں خدا کی طرف سے ہی دریافت ہے۔ اور جو کچھ آسمان کے اور زمین کے عناصر اوصافِ جمیلہ دکھا رہے ہیں اور ایک خوبصورتی اور تر و تازگی جو مشہود ہو رہی ہے حقیقت میں وہ اُسی صانع کی صفت ہے جس نے کمال اپنی صفتِ کاملہ سے ان چیزوں کو بنایا ہے اور پھر بنانے پر ہی انحصار نہیں کیا بلکہ ہمیشہ کے لئے اس کے ساتھ ایک رحمت شامل رکھی ہے جس رحمت سے اس کا بقا اور وجود ہے۔ اور پھر صرف اسی پہ اختصار نہیں کیا بلکہ ہر ایک چیز کو اپنے کمالِ اعلیٰ تک پہنچایا ہے جس سے قدر و قیمت اُس شئے کی کُھل جاتی ہے۔ پس حقیقت میں محسن اور منعم بھی وہی ہے اور جامع تمام خوبیوں کا بھی وہی ہے۔ اِسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔

(الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۴ء)

سورۃ الفاتحہ پر جو قرآن شریف کا باریک نقشہ ہے اور اُمّ الکتاب بھی جس کا نام ہے خوب غور کرو کہ اس میں اجمال کے ساتھ قرآنِ کریم کے تمام معارف درج ہیں۔ چنانچہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سے اِس کو شروع کیا گیا ہے جسکے معنی یہ ہیں کہ تمام محامد اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اس میں یہ تعلیم ہے کہ تمام منافع اور تمدّنی زندگی کی ساری بہبودگیاں اللہ ہی کی طرف سے آتی ہیں کیونکہ ہر قسم کی ستائش کا سزاوار جبکہ وہی ہے تو معطی حقیقی بھی وہی ہو سکتا ہے۔"

(الحکم ۳۱ اگست ۱۹۰۱ء)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ صلح۔ کل ظہر کی نماز کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اچانک چکر آنے کی وجہ سے ناساز ہوگئی۔ فوراً بلڈ پریشر لیا گیا تو وہ معمول سے کسی قدر زیادہ تھا۔ علاج معالجہ کے بعد بفضلہ تعالیٰ شام تک طبیعت سنبھل گئی اور بلڈ پریشر بھی نارمل ہو گیا لیکن چکروں کا اثر ابھی باقی ہے۔ آج صبح طبیعت کل کی نسبت بہتر ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ۔

ربوہ ۱۳ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ پیٹ کے درد میں تو افاقہ ہے لیکن دل کی کمزوری کی تکلیف زیادہ ہے۔ احبابِ جماعت بالالتزام توجہ سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے اندازہ برکت ڈالے۔ آمین ۔

مورخہ ۱۰ صلح ۱۳۴۹ ہش (۱۰ جنوری ۱۹۷۰ء) کو چار بجے شام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قصرِ خلافت کے باغیچوں میں جو خوش رنگ گلاب کے پھولوں سے مزیّن ہیں اپنے بعض خدام کو شرفِ ملاقات اور دعوتِ عصرانہ سے نوازا۔

اِس عصرانہ میں حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ نے مکرم ظفر اللہ الیاس صاحب آف نائیجیریا جامعہ احمدیہ میں زیرِ تعلیم تمام غیر ملکی طلباء اور حال ہی میں غیر ممالک سے مرکزِ سلسلہ میں واپس تشریف لانے والے مبلغینِ کرام کو شرکت کی دعوت فرمایا۔

علاوہ ازیں اس دعوت میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر، محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ، محترم قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح وارشاد اور محترم مولانا ابو العطاء صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد بھی شریک تھے۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ نے ازراہِ شفقت محترم ظفر اللہ الیاس صاحب کو اپنے دستِ مبارک سے گلاب کا ایک پھول توڑ کر عطا فرمایا۔ تقریب کے اختتام پر حضور نے دعا فرمائی اور تمام احباب کو شرفِ معانقہ بخشا۔ حضور نے غیر ملکی طلباء سے فرداً فرداً حالات بھی دریافت فرمائے ۔

ربوہ میں کمرشل انسٹی ٹیوٹ کا اجراء

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ انتظام انشاء اللہ ربوہ میں عنقریب ایک کمرشل انسٹی ٹیوٹ کا اجراء کیا جا رہا ہے جس میں ٹائپ اور شارٹ ہینڈ سکھانے کا انتظام ہوگا۔ داخلہ کے خواہشمند نوجوان فوری طور پر خاکسار سے رابطہ پیدا فرمائیں۔

رشید احمد ثاقب
مہتمم صنعت و تجارت خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

احادیث الرسول صلے اللہ علیہ وسلم

زکوٰۃ اور اسکی اہمیت

عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اِنَّ امْرَأَۃً اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا ابْنَۃٌ لَّهَا وَفِیْ یَدِ ابْنَتِهَا مَسْکَتَانِ غَلِیْظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ اَتُعْطِیْنَ زَکٰوۃَ هٰذَا قَالَتْ لَا قَالَ اَیَسُرُّکِ اَنْ یُّسَوِّرَکِ اللّٰهُ بِهِمَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ سِوَارَیْنِ مِنْ نَّارٍ قَالَ فَخَلَعَتْهُمَا فَاَلْقَتْهُمَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ هُمَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ۔

(ابوداؤد کتاب الزکوٰۃ باب الکنز ماھو وزکوٰۃ الحلی ص۲۱۸)

حضرت عمر بن شعیبؓ اپنے دادا کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنی بیٹی کو ساتھ لے کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی۔ اس کی بیٹی نے سونے کے بھاری کنگن پہنے ہوئے تھے حضورؐ نے اس عورت سے پوچھا کیا ان کی زکوٰۃ بھی دیتی ہو اس نے جواب دیا نہیں یا حضرت! آپؐ نے فرمایا کیا تو پسند کرتی ہے کہ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن تجھے آگ کے کنگن پہنائے۔ یہ سُنکر اس عورت نے اپنی بیٹی کے ہاتھ سے کنگن اُتار لئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ یہ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کے لئے ہیں جہاں چاہیں آپؐ خرچ فرمائیں۔

(۲)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَعْمَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْاَزْدِ یُقَالُ لَهٗ: ابْنُ اللُّتْبِیَّۃِ عَلَی الصَّدَقَۃِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: هٰذَا لَکُمْ وَهٰذَا اُهْدِیَ اِلَیَّ۔ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْکُمْ عَلَی الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِیَ اللّٰهُ فَیَاْتِیْ فَیَقُوْلُ: هٰذَا لَکُمْ وَهٰذَا هَدِیَّۃٌ اُهْدِیَتْ اِلَیَّ اَفَلَا جَلَسَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْهِ اَوْ اُمِّهٖ حَتّٰی تَاْتِیَهٗ هَدِیَّتُهٗ اِنْ کَانَ صَادِقًا وَاللّٰهِ لَا یَاْخُذُ اَحَدٌ مِّنْکُمْ شَیْئًا بِغَیْرِ حَقِّهٖ اِلَّا لَقِیَ اللّٰهَ تَعَالٰی یَحْمِلُهٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَلَا اَعْرِفَنَّ اَحَدًا مِّنْکُمْ لَقِیَ اللّٰهَ یَحْمِلُ بَعِیْرًا لَهٗ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرَۃً لَهَا خُوَارٌ اَوْ شَاۃً تَیْعَرُ" ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی رُئِیَ بَیَاضُ اِبْطَیْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ۔

(مسلم کتاب الامارہ باب تحریم ھدایا العمال ص۱۹۸ ج۲)

حضرت عبدالرحمٰن بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ازد قبیلہ کے ایک آدمی کو جس کا نام ابن لُتبیّہ تھا محصّل صدقات مقرر کیا۔ جب وہ صدقات وصول کرکے واپس آیا تو اس نے کہا کہ یہ آپؐ کا ہے اور یہ تحفہ کے طور پر مجھے ملا ہے۔ اس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالےٰ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا دیکھو مَیں تم میں سے ایک آدمی کو کوئی ایسا کام سپرد کرتا ہوں جو اللہ تعالےٰ نے میری نگرانی میں دیا ہے۔ پھر جب وہ کام کرکے واپس آتا ہے تو کہتا ہے یہ تمہارا ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا ہے۔ اگر وہ سچّا ہے تو کیوں نہ اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھا رہا اور تحفے اور ہدیے اس کے پاس آتے رہتے۔ خدا کی قسم جو شخص بھی تم میں سے کچھ بغیر حق کے لے گا وہ قیامت کے دن اُسے اٹھائے ہوئے اللہ تعالےٰ کے حضور حاضر ہوگا۔ پس تم میں سے کسی کو مَیں وہاں نہ دیکھوں کہ اللہ تعالےٰ کے حضور وہ حاضر ہو اور اونٹ اٹھائے ہوئے ہو جو کہ بلبلا رہا ہو۔ وہ گائے اٹھائے ہوئے ہو اور وہ ہنکار رہی ہو۔ وہ بکری اٹھائے ہوئے ہو اور وہ ممیا رہی ہو۔ پھر آپؐ نے اتنے اُونچے ہاتھ اُٹھائے کہ آپؐ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی اور فرمایا۔ اے اللہ مَیں نے تیرا پیغام ٹھیک ٹھیک پہنچا دیا۔

گر ہو سکے تو خدمتِ اسلام کر دکھا

اے دوست اِس جہاں میں کوئی کام کر دکھا
گر ہو سکے تو خدمتِ اسلام کر دکھا

ہے کذب آج برسرِ پیکار صدق سے
تو اہلِ کذب و زُور کو ناکام کر دکھا

کسبِ کمال کُن کہ عزیزِ جہاں شوی
ہمّت کر اور اپنا تو کچھ نام کر دکھا

کسرِ صلیبِ دینِ نصارٰی تو ہو چکی
توحیدِ حق کو دُنیا میں اب عام کر دکھا

باطل نے سر اُٹھایا ہے پھر حق کے سامنے
تو اس کو حق سے لرزہ براندام کر دکھا

ہو وقتِ ابتلاء کہ مسرت کی ہو گھڑی
دامانِ صبر و صدق سدا تھام کر دکھا

کبر و ریا میں نفس کبھی ہو جو مبتلا
عجز و فروتنی سے اُسے رام کر دکھا

ہر قوم کو تو آمدِ مہدیؑ کی دے خبر
ہر جا بلند پرچمِ اسلام کر دکھا

انعام پہلی قوموں پہ تھے جس قدر ہوئے
ہم پر بھی اے خدا وہ سب انعام کر دکھا

صدیقؔ تجھ کو جس پہ ہر انساں دعائیں دے
ایسا جہاں میں تُو بھی کوئی کام کر دکھا

(محمد صدیق امرتسری ایم۔ اے ربوہ)

ہماری جماعت میں جو پھیلاؤ اور وسعت پیدا ہو رہی ہے اس کے نتیجہ میں اس کی ذمہ واریوں میں بھی اضافہ ہو رہا ہے

ہر فرد جماعت کو قربانی اور ایثار میں پہلوں سے آگے نکلنے کی کوشش کرنی چاہیئے

کبھی یہ نہ سمجھو کہ ہم نے جو کچھ حاصل کرنا تھا وہ کر لیا کیونکہ ہمارے لئے غیر محدود ترقیات اور رفعتیں مقدر ہیں

خدام الاحمدیہ کی ایک تقریب میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم تقریر

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ایوانِ محمود میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (جو تین سال تک صدر مجلس کی حیثیت میں گراں قدر خدمات انجام دینے کے بعد اب انصار اللہ میں شامل ہو رہے ہیں) کے اعزاز میں مورخہ ۲۹ اخاء ۱۳۴۸ ہش کو الوداعی دعوت دی گئی جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شمولیت فرمائی۔ اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو تقریر فرمائی تھی وہ درج ذیل کی جاتی ہے۔ (خاکسار یوسف سلیم ایم۔اے)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو ایک عظیم وعدہ یہ بھی دیا ہے کہ حضور علیہ السلام کے وصال کے بعد جماعت احمدیہ اندرونی طور پر بھی اور بیرونی طور پر بھی قیامت تک

اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا مشاہدہ

کرتی رہے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسالہ الوصیت میں اسے قدرتِ ثانیہ (یعنی خلافتِ حقہ) قرار دیا ہے۔ چونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اس پر یہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ آپ بہرحال انسان ہیں۔ ایک وقت میں آپ نے اس دنیا سے کوچ کر جانا ہے۔ کیا آپ کی وفات کے بعد جماعت اس مجسم قدرت سے محروم ہو جائے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ نہیں جماعت اس سے محروم نہیں ہوگی۔ آپ نے اس خوف کو دور کرنے کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ کی یہ بشارت سنائی کہ میرے بعد بھی جماعت میں اللہ تعالیٰ کی قدرتیں اپنی پوری شان کے ساتھ جلوہ گر ہوتی رہیں گی۔ اور یہ سلسلہ جب تک کہ جماعت احمدیہ پر قیامت نہیں آجاتی۔ اور روحانی طور پر یہ جماعت مُردہ نہیں بن جاتی (والعیاذ باللہ) اس وقت تک یہ جماعت خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا مشاہدہ کرتی رہے گی۔

قرآن کریم میں

خلافت کے دو کام بتائے گئے ہیں

ایک ہے تمکینِ دین اور دوسرا ہے خوف سے حفاظت۔ اور قرآن کریم کی رُو سے یہ دونوں کام جب تک خلافت ہے کسی اور کے ذریعہ سے سرانجام نہیں پا سکتے۔ اس لئے جس طرح پہلے الٰہی سلسلوں میں ہمیشہ یہ ہوتا رہا ہے)۔ جماعت احمدیہ میں بھی مختلف تنظیمیں تمکینِ دین اور خوف کو امن سے بدلنے کے سامان پیدا کرنے کے لئے بطور ہتھیار کے ہوتی ہیں۔ اور یہ ہتھیار خلیفۂ وقت کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

ہماری جماعت میں اس وقت

مختلف تنظیمیں

کام کر رہی ہیں۔ مثلاً صدر انجمن احمدیہ ہے۔ یہ سب سے پرانی تنظیم ہے۔ اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں بھی موجود تھی۔ پھر تحریک جدید ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے دنیا بھر میں اشاعتِ اسلام کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اور جماعت کی جدوجہد کو تیز اور اس کے جہاد بالقرآن میں ایک شدت پیدا کرنے کے لئے تحریک جدید کو قائم کیا۔ پھر وقفِ جدید ہے۔ اسی طرح وقفِ عارضی کا نظام ہے۔ پھر موصیوں کی انجمن ہے۔ گو اس کے کام کی ابھی ابتدا ہے۔ اور جو اس کی ذمہ داریاں ہیں ان کو نباہنے کے لئے یہ تنظیم بھی انشاء اللہ اپنے وقت پر نمایاں شکل میں سامنے آجائے گی۔ خدام الاحمدیہ کے ساتھ ہی مجلس اطفال الاحمدیہ ہے۔ اس واسطے میں نے اس کا ذکر نہیں کیا۔ پھر لجنہ اماء اللہ کی تنظیم ہے۔ یہ تنظیمیں خلیفۂ وقت کے ہاتھ میں ایک ہتھیار کی حیثیت میں بڑے ہی مفید کام کرتی رہی ہیں۔ اور اب بھی کر رہی ہیں اور انشاء اللہ آئندہ بھی کرتی رہیں گی۔ لیکن ہر تنظیم میں بعض دفعہ وقتی طور پر بعض کمزوریاں بھی آجاتی ہیں۔

یہ خلیفۂ وقت کا کام ہوتا ہے

کہ ان کمزوریوں کو جس طرح وہ مناسب سمجھے اور جس طرح اللہ تعالیٰ کی اسے ہدایت ہو دُور کرنے کی کوشش کرے۔ بسا اوقات ایک ظاہر بین آنکھ اس کوشش کو دیکھ ہی نہیں سکتی۔ جو کسی کمزوری کو دُور کرنے کے لئے کی جاتی ہے۔ لیکن بہرحال خلیفۂ وقت تو کسی وقت بھی اپنی ذمہ واری سے غافل نہیں ہو سکتا خواہ دنیا اسے دیکھے یا نہ دیکھے اور سمجھے یا نہ سمجھے۔

غرض

جماعت کی کسی تنظیم میں

بعض دفعہ عارضی کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ اُسے دُور کیا جاتا ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ میں بھی بعض کمزوریاں پیدا ہوئیں۔ اس ہال پر بھی بعض بدنما داغ لگے لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ یہ داغ صاف کر دیئے گئے۔ اور ان پر خوبصورت رنگ و روغن کر دیا گیا۔ اور مجلس خدام الاحمدیہ جو آہستہ آہستہ غیر محسوس طور پر

(آپ کے نقطۂ نگاہ سے غیر محسوس طور پر) تنزل کی طرف جا رہی تھی۔ اس میں زندگی کی رَو پیدا ہوئی اور اس کے کاموں میں وسعت پیدا ہوئی۔ کچھ اعداد و شمار آپ کے سامنے ہیں۔ گو اس وقت زیادہ تفصیل سے تو نہیں بتائے جا سکتے۔ لیکن ہر لحاظ سے کمزوریاں جو تھیں وہ دُور ہوئیں۔ لیکن ابھی ہم اپنے کام میں

سو فیصدی کامیاب نہیں ہوئے

اور میرے خیال میں انسان سو فیصدی کامیاب ہو بھی نہیں سکتا۔ ورنہ اس کی جد و جہد ختم ہو جائے۔ پس ابھی مزید ترقی بھی کرنی ہے۔ اس لئے ایک طرف تو ہم سب کو ممنون ہونا چاہئیے آپ کے بے نفس صدر کا جن کو اللہ تعالےٰ نے یہ توفیق دی کہ وہ بہت سی غلطیوں اور غفلتوں کو دُور کر سکیں۔ نیز بعض بدنما دھبوں کو اس مجلس کے چہرے سے دھو سکیں۔ اور ایک خوبصورت رنگ میں ایک فعّال جماعت کی حیثیت میں ایک تیز دھار والے روحانی آلہ کے طور پر اسے خلیفۂ وقت کے ہاتھ میں رکھ سکیں۔ کیونکہ بہرحال یہ روحانی تلوار خلیفۂ وقت نے چلانی ہے زید یا بکر نے نہیں چلانی۔

دوسری طرف

مجھے خوشی ہوئی ہے

کہ ایک لمبے عرصہ کے بعد اب ایک ایسے مخلص اور بے نفس نوجوان صدر بنے ہیں۔ جن کا جسمانی رشتہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے نہیں لیکن جو اللہ تعالےٰ کی توفیق سے اس ذمہ داری کو نباہنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی مرضی اور منشاء اور اس کی مدد اور نصرت کے بغیر کوئی شخص صحیح اور صالح عمل نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالےٰ نے ہر شخص کو عمل صالحہ کی اہلیت تو عطا کر رکھی ہے۔ مثلاً یہ کہ وہ اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل کر سکے لیکن انہی انسانوں میں سے جن میں سے ہر ایک قربِ الٰہی کے حصول کی قابلیت اور اہلیت رکھتا ہے ابوجہل بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے اور بھی کئی بدقسمت لوگ پیدا ہو جاتے ہیں حالانکہ ان میں

قربِ الٰہی کے حصول کی اہلیت

بھی پائی جاتی ہے۔ لیکن محض اہلیت کا ہونا کافی نہیں ہے اہلیت کے ساتھ جب تک تدبیر اور دعا کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کی نصرت کو حاصل نہ کیا جائے۔ اس وقت تک اہلیت کھلتی نہیں بند کلی کی شکل میں رہتی ہے اور بعض دفعہ وہیں ختم ہو جاتی ہے۔ حالانکہ اگر اللہ تعالےٰ کا فضل شامل حال ہو۔ تو وہی گلاب کا ایک خوبصورت پھول بن جاتا ہے۔

پس

صدر بننے والے نوجوان کیلئے بھی دعا کرنی چاہئیے

اور اس عہدہ سے سبکدوش ہونے والے مخلص نوجوان کے لئے بھی دعا کرنی چاہئیے۔ اللہ تعالےٰ ان کی کوششوں کو قبول کرے۔ اور آنے والے کو یہ توفیق دے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی مدد سے پہلوں سے زیادہ کام کر کے دکھائیں۔ ہم کسی جگہ پر ٹھہر نہیں سکتے۔ ہمارا ہر فرد جس پر نئے سرے سے ذمہ واری عائد کی جاتی ہے۔ ان کو پہلوں سے آگے نکلنے کی کوشش کرنی چاہئیے۔ کیونکہ جماعت میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے پھیلاؤ اور وسعت آ رہی ہے۔ جماعت کے کام بھی بڑھ رہے ہیں۔ اس کی ذمہ واریاں بھی بڑھ رہی ہیں۔

غرض میں یہ بتا رہا تھا کہ جنہوں نے مجلس کی صدارت کا چارج لیا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خونی رشتہ کے لحاظ سے خاندان کے فرد نہیں ہیں۔ لیکن

روحانی رشتہ کے لحاظ سے

ہر شخص اپنی ہمت اور کوشش اور اپنی دعا اور عاجزی کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کی روحانی اولاد بننے کے قابل ہے۔ اور سچا اور حقیقی روحانی بیٹا اسے بننا چاہئیے۔ اور بہت سے لوگ ہیں جو جسمانی اولاد سے بھی زیادہ آگے نکل جاتے ہیں۔ حالانکہ وہ محض روحانی اولاد ہوتے ہیں۔ جسمانی تعلق تو ایک دنیوی تعلق ہے۔ مذہب یا روحانیت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنی اولاد سے اصل تعلق روحانی تعلق ہی ہے۔ اسی واسطے کہا گیا ہے۔ کہ انبیاء نہ کسی کے وارث ہوتے ہیں نہ آگے ورثہ میں کسی کو کچھ دیتے ہیں۔ کیونکہ ورثہ کا تعلق جسمانی قرابت سے ہے اس کی نفی کر دی گئی ہے۔ لیکن

جہاں تک روحانی فیوض و برکات کا تعلق ہے

وہی حقیقت، وہی صداقت اور وہی حکمت ہے۔ وہی در اصل صحیح معنی میں کسی شخص کی روحانی اولاد ہے۔ جس نے اللہ تعالےٰ کے حکم کو اس کی منشاء اور فرمان کے مطابق قائم کیا۔ اور ہر شخص اپنے اخلاص اور ایثار کے مطابق اپنا اجر پاتا ہے۔ پس اصل میں یہی روحانی اولاد ایک روحانی وجود کی اولاد ہے۔ اس کی جسمانی اولاد کوئی نہیں ہوتی۔ بہت سی جگہوں پر اس قسم کی غلط فہمی پیدا کی جاتی ہے۔ اور جس طرح EROSION (اروژن) کے نتیجہ میں دریا کا پانی کنارے کاٹ جاتا ہے۔ یہاں بھی اس قسم کے EROSION (اروژن) ہوتے رہتے ہیں۔ پھر بارشیں آتی ہیں۔ بعض کھیتوں کی حالت خراب کر جاتی ہیں۔ جہاں پہلے بڑی اچھی کھیتی ہوا کرتی تھی وہاں نشیب و فراز اور بالکل بنجر علاقے بن کر رہ جاتے ہیں۔ اس قسم کے بدخیالات کا بھی حال ہے۔ ان سے ہمیشہ بچتے رہنا چاہئیے۔ اصل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

روحانی اولاد ہی حقیقی اولاد ہے

اسی واسطے آپ نے اپنی جسمانی اولاد کے متعلق فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے میری دعاؤں کو قبول کیا اور ان کو روحانی وجود بنا دیا۔ اگر محض جسمانی اولاد ہونے میں کوئی خوبی ہوتی تو آپ کو نہ ان دعاؤں کے کرنے کی ضرورت تھی نہ ان کی قبولیت کی حاجت تھی۔ پس اصل چیز یہ ہے کہ روحانی رشتہ مضبوط ہو۔ خواہ جسمانی تعلق نہ بھی ہو۔ اس واسطے وہ لوگ بھی غلطی پر ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ محض جسمانی اولاد ہونا کوئی بُرائی ہے بعض لوگ اسلام میں ایسے بھی ہوئے جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد سے محض اس لئے دشمنی کی کہ وہ آپ کی جسمانی اولاد تھے۔ لیکن یہ بھی غلط ہے کہ چونکہ جسمانی اولاد تھے اس لئے ان کو عزت حاصل ہو گئی۔ لیکن اس رشتہ کے نتیجہ میں اگر کوئی انہیں بزرگی دیتا ہے تو وہ جاہل مطلق ہے۔ اس کے اندر کوئی روحانیت نہیں ہے کوئی عقل نہیں ہے۔

اصل تعلق روحانیت کا ہے

جسمانی اولاد میں اگر یہ تعلق پختگی کے ساتھ قائم ہو جائے۔ ان میں ایثار اور قربانی اور بے نفسی پیدا ہو جائے تو اللہ تعالےٰ ان کو بھی جزا دیتا ہے اور اپنے قرب اور رضا سے نوازتا ہے۔ اور جس نے جسمانی اولاد نہ ہونے کے باوجود روحانی اثر کو قبول کر کے اپنے آپ کو دنیا کی نگاہ میں حقیقی اولاد جیسا بنا دیا۔ اس کے متعلق یہ کہنا۔ کہ صرف اس وجہ سے کہ چونکہ جسمانی تعلق نہیں تھا اس لئے وہ خدا تعالےٰ کی نگاہ میں عزت اور مرتبہ نہیں پا سکتا۔ یہ بھی غلط ہے۔ دونوں باتیں غلط ہیں۔ اصل صراط مستقیم یہ ہے کہ جو شخص

اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں عزت اور احترام

کو حاصل کر لیتا ہے وہی کامیاب ہوتا ہے۔ وہی اپنی اپنی استعداد کے مطابق خدا تعالےٰ کے دین کے کام کرنے کی توفیق پاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کی کوششوں کو قبول کرتا ہے۔ خواہ اس کا مامور زمانہ سے جسمانی تعلق ہو یا نہ ہو۔ پس وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ چونکہ ان کا جسمانی تعلق ہے۔ اس لئے ان کو برا کہنا چاہیئے۔ وہ بھی غیر معقول بات کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ چونکہ جسمانی تعلق ہے اس لئے اچھے ہو گئے ہیں۔ اور انہوں نے ورثہ میں عزت و احترام کو پا لیا ہے۔ یہ بھی غلط ہے۔ اس طرح پر تو ورثہ میں کسی کو عزت و احترام نہیں ملا کرتا۔ پس جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ چونکہ جسمانی رشتہ نہیں ہے اس لئے

اکرام اور بزرگی

نہیں مل سکتی۔ یہ خیال بھی غلط ہے۔

غرض جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ چونکہ جسمانی تعلق ہے۔ اس لئے ضرور بزرگی مل جائے گی۔ یہ بھی غلط ہے۔ اصل میں روحانی تعلق نام ہے تقویٰ اختیار کرنے کا۔ اللہ تعالےٰ سے ذاتی محبت پیدا کرنے کا، اللہ تعالےٰ کے لئے ایثار اور قربانی کرنے کا، اپنے نفس پر ایک موت وارد کرنے کا، اپنے آپ کو کچھ بھی نہ سمجھنے کا، اپنی فنا کے بعد اللہ تعالےٰ سے ایک نئی اور پاک زندگی حاصل کرنے کا۔ یہ اصل تعلق ہے۔ اس کے بغیر تو کوئی تعلق تعلق ہی نہیں۔

غرض اللہ تعالےٰ کے فضل سے پچھلے تین سال میں

خدام الاحمدیہ نے خاصی ترقی کی ہے

لیکن پہاڑوں کی بلند چوٹیوں کی طرح خدام الاحمدیہ کے لئے کوئی ایک چوٹی مقرر نہیں کہ جہاں جا کر وہ یہ سمجھیں کہ بس اب ہم آخری بلندی پر پہنچ گئے۔ ہمارا کام ختم ہو گیا یہ تو ایسے پہاڑ کی چڑھائی ہے۔ کہ جس کی چوٹی کوئی ہے ہی نہیں۔ کیونکہ یہ وہ پہاڑ ہے جس کے اوپر عرش رب کریم ہے۔ اور انسان اور اللہ تعالےٰ کے درمیان جو فاصلہ ہے وہ غیر محدود ہے۔ اور ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اسی میں ہماری زندگی اور حیات ہے۔ کہ ہم کسی جگہ پر تھک کر بیٹھ نہ جائیں۔ یا کسی جگہ ٹھہر کر یہ نہ سمجھ لیں کہ ہم نے جو حاصل کرنا تھا وہ کر لیا۔ نہیں۔ ہمارے لئے

غیر محدود ترقیات اور رفعتیں

مقدر کی گئی ہیں اور اگر ہم کوشش کریں اور واقعہ میں اللہ تعالےٰ ہمارے دل میں اخلاص اور ایثار اور محبت ذاتی اپنے لئے محسوس کرے تو وہ ہم پر فضل نازل کرتا چلا جائیگا۔ اور کرتا چلا جاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں انسان خدا تعالےٰ سے اور زیادہ پیار حاصل کرتا ہے اور اپنے نفس سے وہ اور زیادہ دور اور بیگانہ ہو جاتا ہے۔

پس کام ہوا اور بڑا اچھا کام ہوا۔ انشاء اللہ آگے بھی کام ہوں گے اور بڑے اچھے ہوں گے۔ اور تنظیمی لحاظ سے ہم کچھ اَور بلند ہو جائیں گے۔ لیکن چوٹی پر نہیں پہنچ سکتے۔ کہ جس کے بعد ہم سمجھ لیں کہ بس اب ہمارا کام ختم ہو گیا۔ کیونکہ جہاں بھی ہم کھڑے ہوئے وہاں ہم گرے اور ہلاک ہوئے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس لغزش اور اس ہلاکت سے محفوظ رکھے۔ اور اللہ تعالےٰ ایسے سامان پیدا کرے کہ ہمارے جیسے کمزور بندوں میں سے جس کو بھی کسی تنظیم کی قیادت نصیب ہو۔ وہ اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی توفیق اور مدد سے اس کا اہل ثابت ہو۔ اور اللہ تعالےٰ اس کے ذہن میں جلا پیدا کر دے۔ اس کے دل میں ایک عزم اور ہمت پیدا کر دے۔

اور جس طرح

خلیفۂ وقت کا یہ کام ہے

کہ تمکینِ دین ہو۔ وہ اس کے لئے ایک مضبوط اور قابلِ اعتماد اور ہمت اور عزم رکھنے والا بازو بن جائے۔ وہ بھی اور اس کے ماتحت تنظیم بھی اور اس طرح اپنی اپنی جگہ ایک ایسی تنظیم قائم ہو جائے۔ کہ جس کے ذریعہ سے علاوہ اور ذرائع کے خلیفۂ وقت جماعت کے خوف کو امن سے بدلنے والا اور دشمنوں کے جھوٹے امن کو حقیقی خوف میں تبدیل کرنے والا ہو۔

اب ہم ہر دو کے لئے دعا کریں گے۔ اللہ تعالےٰ میاں طاہر احمد صاحب کو جزا دے۔ ہر انسان سے

لغزشیں اور غفلتیں

ہو ہی جاتی ہیں لیکن جب اللہ تعالےٰ انسان کے دل میں اخلاص کو دیکھتا اور بے نفسی کو پاتا ہے تو اس کی مغفرت جوش میں آتی ہے۔ اور انسان کی بشری کمزوریوں پر اس طرح پردہ پڑ جاتا ہے۔ کہ کئی دفعہ میں نے سوچا ہے کہ ہمارا رب ہم سے کتنا پیار کرنے والا ہے کہ وہ بعض دفعہ انسانی غفلتوں پر اس طرح پردہ ڈال دیتا ہے۔ کہ خود غفلت کرنے والے کو بھی یہ پتہ نہیں ہوتا۔ کہ میں نے کیا غفلت کی ہے۔ یہ کتنی مہربانی اور پیار ہے اس کا۔

پس اللہ تعالےٰ مغفرت کی چادر میں ان کو لپیٹے رکھے۔ اپنی رحمت سے ہمیشہ ان کو نوازتا رہے۔ اور اس عاجزی کے مقام سے ان کو کبھی دور نہ کرے اور جس طرح پہلے انہوں نے خدا تعالےٰ کے دین کی خدمت کی توفیق پائی۔ اب دوسری راہوں پر دوسرے میدانوں میں بھی وہ خدمت بجا لانے کی توفیق پاتے رہیں اور جس طرح جانے والے صدر نے ایک اور حیثیت سے

خدمت کی توفیق پائی

اور وہ بہت سے کام کرتے رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ان نئے صدر کو بھی بڑی ہمت دی ہے اور بڑا اخلاص دیا ہے جو ظاہری آنکھ دیکھتی ہے۔ لیکن میری آنکھ یا آپ کی آنکھ نے تو فیصلہ نہیں کرنا۔ فیصلہ تو اللہ تعالےٰ کی نگاہ نے کرنا ہے۔ اس لئے ہم تو صرف دعا کر سکتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں بھی اس سے زیادہ اخلاص ہو جو ہمیں نظر آتا ہے۔ اس سے بھی زیادہ عزم و ہمت اور بے نفسی و فدائیت ہو جو ہمیں بظاہر دکھائی دیتی ہے۔ اللہ تعالےٰ جماعت میں سینکڑوں ہزاروں ایسے نوجوان پیدا کرے۔ جو

قیادت کرنے کے اہل

ہوں۔ اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کو سادات کی یا سرداروں کی یعنی

قیادت کرنے والوں کی جماعت بنایا ہے۔ ہماری جماعت ایسی جماعت نہیں ہے کہ جس میں سے ایک کے قائد بن جانے کے بعد باقی ساری کی ساری جماعت میں قائدانہ صلاحیتوں کا نقدان ہو کیونکہ پھر تو چوٹی کی بلندیاں اونچی نہیں ہوتیں۔ چوٹی کے لئے تو پھر اتنے ہی بلند زاویئے بھی قائم کرنے پڑتے ہیں اور اس ڈھلوان پر چاروں طرف سے Queue (کیو) لگا ہوتا ہے۔ قطار بنی ہوتی ہے جن میں سے ہر ایک اہل ہوتا ہے اس بات کا کہ اگر اللہ تعالیٰ کا منشاء اس طرح ہو کہ اگر مثلاً ایک نوجوان چالیس سال کا ہو گیا ہے تو اگر وہ اپنی جگہ سے ہٹے تو دوسرا آگے قدم بڑھا کر اس کی جگہ لے لے جس کی تربیت انتظامی لحاظ سے بھی ہو اور جس پر روحانی لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا فضل اور اسکی رحمت بھی ہو۔ پس یہ جماعت ہے ہی سرداروں کی جماعت۔ اس کی راہ میں بے ہوش پڑے ہوئے افراد تو آپ کو نظر آئیں گے۔ لیکن ان کی تعداد بڑی تھوڑی ہے یہ جماعت ایک مضبوط دل رکھنے والی اور بڑی ہی پیاری جماعت ہے مجھے تو ان لوگوں کے خطوط آتے رہتے ہیں جنہیں غیر بڑی تکالیف پہنچاتے ہیں۔ ابھی آج ہی میں ڈاک میں ایک خط پڑھ کر آیا ہوں کہ اس طرح ہم نئے نئے احمدی ہیں اور اس طرح پر ہمیں تنگ کیا جا رہا ہے لیکن ہم نے لوگوں کی مخالفت کی کوئی پرواہ نہیں کی اور ہم پوری مضبوطی کے ساتھ اور علیٰ وجہ البصیرت احمدیت پر قائم ہیں اور مخالفت کی کوئی پرواہ نہیں کرتے اور حقیقت یہی ہے اور قرآن کریم نے بھی اس پر روشنی ڈالی ہے کہ وہ جماعت جس میں ثباتِ قدم پایا جاتا ہے۔ اس پر ملائکہ (فرشتے) بھی رشک کرتے ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کا یہی حال تھا

ہمارے متعلق بھی یہی کہا گیا ہے کہ ؎ "صحابہ سے مِلا جب مجھ کو پایا" حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی واسطے بار بار فرمایا ہے کہ جس طرح صحابہ رضوان اللہ علیہم کے اندر ایک عظیم انقلابی تبدیلی پیدا ہو گئی تھی میری جماعت کو بھی چاہیئے کہ اسی قسم کی روحانی تبدیلی اپنے اندر پیدا کریں تا کہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو وہ بھی اپنی زندگیوں میں پورا ہوتے دیکھ لیں۔ اللہ تعالیٰ کے وعدے تو ضرور پورے ہو کر رہتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے وعدے کسی فرد یا کسی قوم یا کسی خاندان کے ساتھ مخصوص نہیں ہوتے۔ چنانچہ قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ اگر تم اپنی ذمہ داریوں کو نہیں نبھاؤ گے تو ہم ایک اور قوم لے آئیں گے۔ جو اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے والی ہو گی خدا تعالیٰ کے وعدے تو پورے ہو کر رہیں گے لیکن وہ قوم جس نے اپنی ذمہ داریوں کو نہیں نباہا (اور اللہ تعالیٰ کو اسکی جگہ ایک اور قوم کو لانا پڑا) وہ تو بڑی ہی بدبخت ثابت ہوئی اللہ تعالیٰ نے اس قوم کے لوگوں کو اپنی انتہائی محبت سے نوازنا چاہا، مگر انہوں نے اپنے نفس کے موٹاپے کی وجہ سے اس محبت کو ٹھکرا دیا۔ اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے غضب اور اس کے قہر کا مورد بنا لیا۔

پس احمدی مسلمان تو ایسی قوم ہے جو اللہ تعالیٰ ایک قادرانہ فعل کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے جو کام اس کے ذمہ لگایا گیا ہے (بظاہر کام تو سارے اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے) وہ تو انشاء اللہ پورا ہو گا

اسلام کو ضرور غلبہ حاصل ہو گا

دُنیا کی کوئی طاقت اس کے رستے میں روک نہیں بن سکتی۔ لیکن وہ لوگ بڑے ہی مبارک ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنی محبت کی جنتوں میں لانے کے لئے دُنیا میں ظاہر کرتا ہے کہ ان کی کوششیں کامیاب ہوئیں۔ مگر کیا انسان اور کیا اس کی کوشش۔ وہ دُنیا جو اس وقت اسلام کی مخالف ہے اس کے مقابلہ میں ہماری یہ طاقت یا ہماری یہ دولت یا ہمارے افراد کی یہ تعداد کچھ حیثیت ہی نہیں رکھتی۔ لیکن بہت سے لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ جی ہم تھوڑوں کو یہ توفیق دے دی۔ اگرچہ وہ اس کو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف منسوب کرتے ہیں لیکن اس حقیقت سے پوری طرح آگاہ نہیں ہوتے حقیقت یہ ہے کہ تھوڑوں کو توفیق تو دہی دیتا ہے مگر اس کے ساتھ اگر اللہ تعالیٰ ہزاروں لاکھوں اور کروڑوں گنا اپنی قدرت بیچ میں نہ ملاتا تو وہ نتیجہ نہ نکلتا جو آج ہمیں نظر آ رہا ہے۔ ساری دُنیا ہماری مخالف ہے اور ساری دُنیا میں ہم خدا کے نام کی آواز کو بلند کرنے کے لئے اور ساری دُنیا کے دلوں میں ہم حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت، گاڑنے کے لئے پھر رہے ہیں۔ ربوہ کی گلیوں میں بعض نوجوان پھرتے ہیں آپ ان کے پاس سے گزر جاتے ہیں مگر آپ کے دل میں ان کی کوئی قدر پیدا نہیں ہوتی لیکن جب جماعت ان کو باہر بھیج دیتی ہے مثلاً افریقہ کے کسی ملک میں اور جب وہ وہاں پہنچ کر اسلام کی تبلیغ کا کام شروع کرتے ہیں۔ اور وہاں سے رپورٹیں آتی ہیں کہ یوں وہاں کے پریذیڈنٹ نے محبت اور عزّت کا سلوک کیا تو پھر دیکھنے والی آنکھ اندازہ کرتی ہے کہ

اللہ تعالیٰ کس قدر محبت اور پیار کرنے والا ہے

اور کس طرح ذرّہ ناچیز کو جب اپنے ہاتھ میں لیتا ہے تو اس کے ذریعہ سے اپنی قدرت کو ظاہر کرتا ہے۔ پس دُنیا کی نظر سے وہ ذرّہ پوشیدہ ہو جاتا ہے۔ دُنیا کو تو اللہ تعالیٰ کی وہ انگلیاں نظر آ رہی ہوتی ہیں جن سے اس "نور السمٰوٰت والارض" کا نور پھوٹ پھوٹ کر نکل رہا ہوتا ہے اور دُنیا کی آنکھیں چندھیا رہی ہوتی ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر تو کوئی بات ہو نہیں سکتی۔ اور اللہ تعالیٰ کا اب تک یہ فضل رہا ہے۔ امید ہے کہ انشاء اللہ ایک لمبے عرصے تک یہ فضل رہے گا اور یہ جماعت سرداروں اور قائدین کی جماعت رہے گی۔

اس جماعت میں کسی خاندان کی اجارہ داری مقرر نہیں کی گئی

اس میں ایک ہی اصول مقرر کیا گیا ہے جسے قرآن کریم نے

ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم

(الحجرات آیت ۱۴)

کے الفاظ میں بتایا تھا۔ پس جو تقویٰ کے علاوہ کسی اور عزت کا خواہاں ہے وہ جاہل ہے یا وہ معندانہ خیالات رکھنے والا ہے

اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔ غرض تقویٰ ہی میں ساری عزت ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو کسی چیز کے قابل نہ سمجھے۔ اور خود کو خدا تعالیٰ کی پناہ میں لے آئے اور اسی سے طاقت حاصل کر کے اپنا کام کرے۔ اور اسی سے علم پا کر بولے اور اسی کو سب کچھ سمجھے اور ساری دنیا کو ایک مُردہ کیڑے کی طرح خیال کرے اور اپنے نفس کو بھی ان مُردہ کیڑوں میں سے ایک کیڑا سمجھے اور فخر اور عُجب اور تکبّر اور ریا اپنے دل کے اندر پیدا نہ ہونے دے۔ تب جا کر انسان اللہ تعالیٰ کی محبت کی نگاہ کا مورد بنتا ہے۔ اسکے بغیر وہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو پا ہی نہیں سکتا۔ ایسے ہزاروں لوگ ہیں جن کو خدا تعالیٰ کا پیار ملا ہے اور وہ اپنی اپنی جگہ خاموش زندگی گزار رہے ہیں ان میں سے اکثر ایسے بھی ہیں جن کو دُنیا پہچانتی ہی نہیں۔ ہماری جماعت کے لوگ بھی ان کو نہیں پہچانتے لیکن خلیفۂ وقت اور جماعت تو ایک ہی وجود کا نام ہے اس لئے خلیفۂ وقت کو تو پتہ ہوتا ہے کہ یہ بے نفسی کے لحاظ سے کون اور کس

مقام کا انسان ہے۔

پس اس وقت

اللہ تعالیٰ کی رحمت

جوش میں آئی ہوئی ہے اس رحمت کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئیے اور بہتوں نے حاصل کی ہے اور کرتے رہیں گے۔ اس کی تو فکر نہیں یعنی یہ ڈر نہیں کہ ایسے لوگ کہاں سے پیدا ہوں گے لیکن جو تدبیر اور کوشش ہے وہ ضروری ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس دُنیا کو اسباب کی دُنیا بنایا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ دُنیا تدبیر کی دنیا ہے کیونکہ اسباب کی دُنیا میں بہر حال تدبیر کرنی پڑتی ہے۔ جہاں اسباب کی دُنیا نہیں وہاں تدبیر کوئی نہیں مثلاً فرشتوں کو کوئی تدبیر نہیں کرنی پڑتی۔ اور اسباب کی دُنیا سے مراد دراصل یہ ہے کہ دُنیا اسباب کی ہو اور دل میں یہ احساس ہو کہ یہ اسباب کی دُنیا ہے اِس لئے مَیں یہ کام کر رہا ہوں۔ شاید کسی کے دل میں یہ خیال آئے کہ جانور اِس طرح کی تدبیر نہیں کرتے۔ یہ صحیح ہے کہ انسان کی طرح جانور تدبیر نہیں کرتے لیکن کچھ نہ کچھ تدبیر ان کو بھی کرنی پڑتی ہے لیکن ان کو تو یہ احساس ہی نہیں کہ یہ اسباب کی دُنیا ہے اور یہاں کوئی تدبیر ہونی چاہئیے ان کے اندر تو فطرتی جذبہ پایا جاتا ہے۔ مَیں نے پہلے بھی ایک جگہ بتایا تھا کہ ایک بُوٹی ہوتی ہے بکری اس کے پاس سے گزرتی ہے۔ وہ اُسے سُونگھتی ہے مگر تیوڑی چڑھاتے ہوئے پرے ہٹ جاتی ہے۔ وہ فطرتاً یہ سمجھتی ہے کہ یہ میرے کھانے کی چیز نہیں ہے اس کے پیچھے پیچھے بھیڑ آ رہی ہوتی ہے وہ بھی اس بُوٹی کو سُونگھتی ہے تو اس کے چہرے پر بشاشت آجاتی ہے اور وہ بڑے شوق سے اُسے کھانے لگ جاتی ہے۔ پس ان کے اندر تو ایک اَور قانون جاری کر رکھا ہے۔ لیکن جہاں اسباب کی دنیا ہے وہاں تدبیر کرنی پڑے گی۔ لیکن جو تدبیر کرنی پڑے گی وہ کامیاب صرف اس وقت ہو سکتی ہے جب اللہ تعالیٰ کا فضل شاملِ حال ہو۔ دُنیوی لحاظ سے

تدابیر کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ قانون بنایا ہے

کہ جو لوگ مذہب سے دُور چلے جائیں گے اور اس ابتلاء اور امتحان کی دُنیا میں اپنے آپ کو غرق کر دیں گے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم ان کے لئے ابتلاء کے سامان پیدا کر دیں گے اور یہ دُنیا ان کو دے دیں گے۔ ایک ایسا شخص جو اسلام کی مخالفت میں دولت کی قربانی کر رہا ہے عیسائیوں میں ایسے بہت لوگ ہیں۔ اس کو جتنی زیادہ دولت ملے گی اتنا ہی وہ زیادہ اسفل السافلین کا مصداق بنے گا یعنی اس کا اس طرح اپنی دولت کو خرچ کرنا جہنّم میں ٹھکانا بنانے کے مترادف ہے کیونکہ جس شخص نے اپنی دولت کا $\frac{1}{10}$ حصہ اسلام کے خلاف استعمال کیا اس کے مقابلہ میں وہ شخص جو کروڑپتی تھا اور جس نے اپنی دولت کا نصف حصہ اسلام کی مخالفت میں خرچ کر دیا اس سے خدا تعالیٰ کا مواخذہ بھی زیادہ ہوگا۔ یہ نسبت امارت اور غربت کے درمیان بڑھتی چلی جاتی ہے یعنی غریب لوگ کم نسبت سے خرچ کر سکتے ہیں کیونکہ ان پر بوجھ پڑا ہوا ہوتا ہے۔ پس دیکھنے والا کہے گا کہ اس پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے اور یہ بڑا امیر آدمی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے شخص پر مَیں نے دولت کے دروازے جو وا کئے ہیں وہ محبت اور پیار کے اظہار کے لئے نہیں بلکہ اس کی آزمائش کے لئے ہیں اور اس میں اس کے لئے ایک ابتلاء ہے اور یہ اس حقیقت کو نہیں سمجھتا اور مجھ سے دُور ہوتا چلا جاتا ہے اور جہنم کی اتھاہ گہرائیوں میں اَور بھی زیادہ غرق ہوتا چلا جاتا ہے لیکن ایک دوسرا شخص ہے اس کو اللہ تعالیٰ دولت اتنی دیتا ہے کہ اس کی کوئی حد نہیں۔ وہ ساری دولت لاکر خدا کی راہ میں قربان کر دیتا ہے اپنے پاس کچھ بھی نہیں چھوڑتا کیونکہ اس کا سارا توکل اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے۔ تاریخ میں حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی مثالیں بھی ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کی مثالیں بھی ہیں اور آپؐ سے پہلے کے زمانے کی مثالیں بھی ہیں کہ کئی لوگوں نے باوجود بڑے دولت مند ہونے کے ساری کی ساری دولت اسلام کی راہ میں قربان کر دی یہ لوگ جو ہزاروں کی تعداد میں ایک تھیلا ہاتھ میں لئے اور ایک جوڑا کپڑے پہنے دُنیا میں نکل کھڑے ہوئے تھے۔ ان میں سے کئی ایک بڑے امیر بھی تھے لیکن وہ اسلام کی تبلیغ کے لئے دُنیا کے مختلف ممالک میں نکل گئے۔ اُن کے دلوں میں یہی خیال تھا کہ یہ دولت تو آنی جانی چیز ہے اس کو چھوڑو جہاں کی یہ ہے وہیں رہنے دو۔ چلو ہم ساری دُنیا میں جا کر خدا تعالیٰ کا نام بلند کریں۔

پس

اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر کچھ ہو نہیں سکتا

تدبیر کا نتیجہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی نکالتی ہے۔ پس تدبیر تو ہم کرتے ہیں لیکن نتیجہ خدا تعالیٰ نکالتا ہے۔ آخر یہ ساری تنظیمیں کوئی خدام الاحمدیہ کی شکل میں اور کوئی لجنہ اماء اللہ کی شکل میں تدبیر ہی ہیں لیکن ان تنظیموں کی کوششوں کا نیک نتیجہ صرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے نکلتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس فضل کو جذب کرنے کے لئے ایسی دعا کی ضرورت ہے جو نہایت متضرعانہ ہو اور خود پر ایک موت وارد کرنے کے بعد کی جائے جب انسان فنا کی راہوں کو اختیار کرتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس نیستی میں اپنی قدرت کے جلووں کو ظاہر کرتا ہے۔

غرض نیستی کی راہوں کو اور عاجزی کی راہوں کو اختیار کرنا چاہئیے۔

مجھے امید ہے کہ مجلسِ خدام الاحمدیہ انشاء اللہ ہر نئے دَور میں پہلے سے زیادہ ترقی کرتی چلی جائے گی۔ جب تک اس مجلس کا کام ختم نہیں ہو جاتا (تین سو سال تک یا ہزار سال تک یا دو ہزار سال تک اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے) یہ آگے ہی آگے بڑھتی چلی جائے گی۔ لیکن ہماری دعائیں بھی یہی ہیں اور ہماری کوششیں بھی یہی ہیں کہ اس کا ہر قدم پہلے سے زیادہ آگے بڑھنے والا ہو اور ہر نیا دَور پہلے دَور سے زیادہ بلندیوں کو حاصل کرنے والا ہو۔

اللہ تعالیٰ پر ہمیں یہی بھروسہ ہے

کہ وہ اپنے فضل سے ایسا ہی کرے گا اور ہم جو اس کے نہایت ہی عاجز بندے ہیں ہماری کوششوں میں وہ برکت ڈالے گا اور ہماری دعاؤں کو وہ قبول فرمائے گا اور اس کے نتیجہ میں ہمارے کاموں میں وہ عظمت اور وہ شان پیدا ہوگی اور ہماری کوششوں کے وہ بہترین نتائج نکلیں گے جو دُنیا کے لئے معجزات بن کر ظاہر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمت سے ہمیشہ نوازتا رہے۔ آمین ۔

قادیان میں جلسہ سالانہ کے مختصر کوائف

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ حسبِ اعلان جماعت احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان میں جماعت احمدیہ کا اُنتیسواں جلسہ سالانہ بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ جس میں شرکت کے لئے اندرونِ ملک کے قریباً سبھی صوبہ جات سے احباب جماعت کے تشریف لانے کے علاوہ ۷۲ پاکستانی احباب جماعت کا ایک قافلہ بھی شریک جلسہ ہوا۔ نہ صرف یہ بلکہ ہمارے سوئس (SWISS) احمدی بھائی مکرم رفیق احمد صاحب چٹھن اسی غرض سے سوئٹزرلینڈ سے تشریف لائے اس طرح وہ پیش خبری بڑی شان کے ساتھ پوری ہوتے ایک بار پھر دیکھی گئی جس میں مقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ۱۸۸۲ء میں بشارت دیتے ہوئے خدا تعالیٰ نے خبر دی تھی کہ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ کہ دور دراز سے لوگ تیرے پاس آئیں گے۔ چنانچہ جلسہ سالانہ کے اس مبارک موقعہ پر اکناف عالم سے آنے والوں میں سے ہر شخص اس پیشگوئی کی صداقت کا زندہ گواہ بنا

یوں تو ملک کے قریباً سبھی صوبہ جات سے احباب جماعت تشریف لائے تاہم علاقہ کشمیر (جموں و پونچھ اور بھدرواہ) سے سالہائے گذشتہ کی نسبت سے امسال احباب زیادہ تعداد میں شریک جلسہ ہوئے۔ اس کے بعد آندھرا پردیش بہار، مہاراشٹر، مالابار کے دور دراز علاقہ جات سے خاصی تعداد میں تشریف لائے پنجاب کی شدید سردی کے موسم میں ایسے دور دراز کا سفر کر کے مرکز سلسلہ میں پہنچنا اور پھر سفر کی صعوبتیں برداشت کرنے کے ساتھ ساتھ بھاری اخراجاتِ سفر برداشت کرنا یہ سب کچھ احباب کے دلی اخلاص اور محبت کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔ اسی نیک اور پُرخلوص جذبہ سے جو کوئی بھی یہ للّٰہی سفر کرتا ہے، سفر سے واپسی پر وہ کہیں زیادہ ایمان کی دولت سے مالا مال ہو کر لوٹتا ہے۔ اپنے گھروں کو خدا کے فضلوں۔ برکتوں اور رحمتوں سے بھرا پاتا ہے۔ جس کا لطف سال بھر ہر آنے والے کی روح کے لئے غذا کا کام دیتی ہے اور اس کی یاد روحانی سرور بخشتی رہتی ہے۔ اس کا صحیح اندازہ صاحبِ حال افراد ہی لگا سکتے ہیں!!

دونوں ملکوں کی منظوری سے امسال ۷۲ پاکستانی احبابِ جماعت کا ایک قافلہ بتاریخ ۱۵ دسمبر حسینی والا بارڈر سے بھارت وارد ہوا اور فیروزپور سے بذریعہ ریل روانہ ہو کر اگلے روز ۱۶ دسمبر کو ۵ بجے شام قادیان پہنچا۔ چھ روز قیام کرنے کے بعد ۲۱ دسمبر کو رات آٹھ بجے کی گاڑی سے واپسی کے لئے روانہ ہوا اور ۲۲ دسمبر کو بارڈر عبور کر گیا۔ ان زائرین میں بیشتر ایسے افراد تھے جنہیں یا تو زندگی میں پہلی بار اور یا تقسیم ملک کے بعد پہلی مرتبہ مرکز سلسلہ قادیان کے مقامات مقدسہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا چنانچہ گنتی کے ان ایام کو انہوں نے خصوصی دعاؤں اور ذکر الٰہی میں گذارا۔ اور اپنے اس سفر کو اپنی غیر معمولی سعادت جانا

اکناف عالم سے آئے ہوئے احباب جماعت مرکزِ سلسلہ میں اس طرح گھل مل جاتے ہیں اور قادیان کی محبت سے اپنے تئیں اس طرح محسوس کرتے ہیں کہ گویا اپنے ہی گھروں میں اپنے ہی اعزہ و اقرباء کے پاس ہیں۔ چنانچہ جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد میں سے احباب کی باہمی تودد و تعارف کا جو زرین موقعہ میسر آتا ہے اس سے امسال بھی احباب نے خوب فائدہ اٹھایا — باہم ملکر روحانی باتیں کر کے خدائی نشانات کا مشاہدہ کر کے اپنے ایمانوں میں تازگی حاصل کی اور روحوں کے صیقل ہونے سے مستفید ہوئے۔ اجتماعی دعائیں ہوں یا انفرادی۔ ذکر الٰہی کی مجالس ہوں یا مقامات مقدسہ و بیت الدعا میں انفرادی نوافل کے مواقع ہر آنے والے نے اپنی ہمت اور ظرف کے مطابق جی بھر کر روحانی فائدہ اٹھایا۔ بلکہ رمضان شریف کے بعد بابرکت ایام اور پُرنور راتوں کی مثال تو جلسہ سالانہ کے ایام میں ہی نظر آتی رہی ہے۔

مرکزی مساجد میں پنجگانہ نمازوں کے التزام کے ساتھ جلسہ کے دنوں میں مسجد مبارک میں اجتماعی طور پر نماز تہجد کا التزام رہا۔ فجر کی نماز کے بعد مسجد مبارک کے اندر حدیث شریف کا درس محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب اور مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل نے دیا جبکہ مسجد اقصیٰ میں کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دینے کی سعادت راقم الحروف کو حاصل رہی۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ کی نگرانی میں مہمانان کرام کے قیام و طعام کا انتظام بفضلہ تعالیٰ تسلی بخش طور پر رہا۔ دارالمسیح۔ مدرسہ احمدیہ و بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول اور نصرت گرلز سکول کی عمارات میں اجتماعی طور پر مہمانانِ کرام نے قیام فرمایا۔ نیز درویشان کرام کے گھروں میں بھی انفرادی طور پر مہمان قیام پذیر رہے

اس دفعہ مہمانوں کی اجتماعی فرودگاہوں (مدرسہ احمدیہ و تعلیم الاسلام سکول) کے احاطہ ہی میں مہمانوں کی سہولت اور احسن رنگ میں خدمات بجا لانے کے لئے طبی انتظام کا دفتر کھلا رہا۔ جہاں ضرورت مند احباب کو طبی امداد بہم پہنچائی جاتی رہی۔ مکرم چوہدری غلام ربانی صاحب انچارج احمدیہ شفاخانہ اور ان کے مستعد عملہ نیز مکرم ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے رضاکارانہ پرخلوص خدمات سر انجام دیں۔ قادیان اور اس کے مضافات میں ایک عرصہ سے امساکِ باراں کے سبب خشک سردی پڑ رہی تھی جس سے فلو وغیرہ کے عارضہ کا اندیشہ تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال رہا اور سارا جلسہ خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے گذرا۔ کوئی غیر معمولی کیس نہیں ہوا اور ہر طرح خیریت رہی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے جلسہ سالانہ کا جو تقریری پروگرام مرتب کیا گیا تھا خدا کے فضل سے تینوں روز نہایت کامیابی کے ساتھ جملہ اجلاسات ہوئے۔ اور علمائے کرام کی ٹھوس عالمانہ تقاریر سے سامعین کرام محظوظ ہوئے اور سب تقاریر کو بڑی دلچسپی اور توجہ سے سنا پسند کیا۔ تینوں روز احمدیہ جلسہ گاہ میں خاصی رونق ہوتی رہی۔ اپنے احباب جماعت کے علاوہ غیر مسلم دوست بھی خاصی تعداد میں شریک جلسہ ہوئے اور پوری دلجمعی کے ساتھ تقاریر کو سنتے رہے۔ جالندھر ریڈیو کے کارندے بھی تشریف لائے اور متعدد تقاریر کے ٹیپ ریکارڈ لیتے رہے۔

مردانہ جلسہ کے پہلے اور تیسرے روز کی کارروائی بذریعہ لاؤڈ سپیکر (جس کا تمام اجلاسات میں معقول انتظام تھا) زنانہ جلسہ گاہ میں بھی سنی جاتی رہی۔ جبکہ درمیانے روز مستورات کا اپنا علیحدہ پروگرام تھا جو وہ بھی بحسن و خوبی پورا ہوا۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ محترمہ بیگم صاحبہ مرزا وسیم احمد صاحب کے پاؤں میں پلستر لگا ہوا تھا جس کے سبب وہ خود تو جلسہ گاہ میں تشریف نہ لا سکیں لیکن نائب صدر صاحبہ کی نگرانی میں یہ اجلاس منعقد ہوا۔ محترمہ بیگم صاحبہ اسی حالت میں دارالمسیح میں مقیم مہمانانِ کرام کی ضیافت اور خدمت سر انجام دیتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

محترم سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ وزیر پنجاب نے حسب سابق امسال بھی پاکستانی احباب جماعت کے قافلہ اور چیدہ چیدہ ہندوستانی احباب جماعت کو بتاریخ ۱۸ دسمبر اپنے مکان پر دعوت دی جہاں چائے اور مٹھائی کے ساتھ تواضع کرنے کے بعد پہلے سردار پریتم سنگھ صاحب نے تعارفی تقریر کی۔ بعدہٗ خود جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ نے خطاب فرمایا جس میں جماعت احمدیہ کے ساتھ اپنے تعلقات اور احباب جماعت کے حسن سلوک اور پرخلوص تعاون کا تذکرہ کیا۔ اور مہمانان کرام کا خیر مقدم کرتے ہوئے اپنی شدید مصروفیت کے سبب زیادہ وقت نہ دے سکنے پر معذرت کی اور واضح کیا کہ انسانیت کا مرتبہ سب سے بلند ہے۔ جس کے سامنے ہر قسم کی مذہبی حدود ختم ہو کر ہر شخص ایک ہی اونچے مقام پر نظر آتا ہے اور ہم انسانیت کی قدر کرنے والے ہیں۔ اور آپس میں محبت و الفت کے ساتھ رہتے ہیں۔

جناب باجوہ صاحب کے ایسے پُرخلوص اظہار خیال کے بعد امیرِ قافلہ نے احباب قافلہ کی طرف سے اور جناب سید اختر احمد صاحب اورینوی نے ہندوستانی احباب جماعت کی طرف سے جناب باجوہ صاحب کا شکریہ ادا کیا اور آخر میں حضرت امیر صاحب مقامی مولانا عبدالرحمان صاحب نے ساری جماعت کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔

اسی روز یعنی ۱۸ دسمبر کو دکن سے آئے ہوئے موصیان کی نعشوں کی مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی تھی۔ چنانچہ حضرت مولانا عبدالرحمان صاحب فاضل نے جنازہ گاہ میں ۹½ بجے صبح نماز جنازہ غائب ادا کی جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی بعدہٗ تدفین عمل میں آئی۔

اسی روز بعد نماز ظہر و عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بعض نکاحوں کا اعلان بھی فرمایا۔ جبکہ دو روز قبل بعد نماز جمعہ بھی چند نکاحوں کا اعلان آپ ہی نے فرمایا تھا۔

اس طرح جلسہ سالانہ کے تمام دن ہمہ جہتی برکتوں اور رحمتوں کے ساتھ گذرے خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کے بہترین نتائج پیدا فرمائے اور ان سب احباب کو جو شریک جلسہ ہوئے یا جو اپنی معذوری اور مجبوری کے سبب شرکت سے قاصر رہے اپنی رحمتوں اور فضلوں سے وافر حصہ عطا کرے اور سب کی دلی مرادیں پوری کرے۔ اور سب پر خوشنود ہو۔ آمین۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

(بدر قادیان)

خطبہ نکاح

ربوہ ۱۳ ماہ فتح ۱۳۴۹ہش بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزہ امۃ الجمیل صاحبہ بنت مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم مرحوم کا نکاح مکرم محمد نیاز خان صاحب پسر مکرم چوہدری سردار خان صاحب ساکن جوالڈہ ضلع سیالکوٹ سے مبلغ آٹھ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اس موقعہ پر حضور نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا

اس وقت میں اپنے عزیز مرحوم دوست ملک عبدالرحمان صاحب خادم کی بچی کے نکاح کا اعلان کروں گا۔ ملک عبدالرحمان صاحب خادمؔ مرحوم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے عاشق اور اسلام اور احمدیت کے فدائی تھے۔ میں دعا کرتا ہوں اور آپ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہی عشق اور یہی فدائیت ان کے بچوں میں بھی پیدا کرے۔ پھر آپ یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بہت بابرکت کرے۔ آمین

اس کے بعد حضور نے ایجاب وقبول کرایا اور اس کے بعد حاضرین سمیت رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔

(مرتبہ: سلطان احمد پیرکوٹی)

وقف جدید کیلئے عطیہ!

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی توفیق سے محترم ملک اعجاز ربانی صاحب حال گجرات نے وقف جدید کے لئے -/۳۲۴ روپے کا عطیہ حسب ذیل تفصیل کے ساتھ ادا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمادے اور محترم ملک صاحب پر اپنے فضل اور رحمت کا سایہ قائم رکھے۔

منجانب خود	۵۴ روپے
منجانب والد اور ہمشیرگان	۵۴ "
" والد صاحب (ملک عطاء اللہ صاحب مرحوم)	۵۴ "
" حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم	۵۴ "
" حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۵۴ "
" حضرت مصلح موعود	۵۴ "
" دادی صاحبہ و پھوپھی صاحبہ	۵۴ "
" نانی صاحبہ و میاں جی صاحب	۵۴ "
	۳۲۴

(ناظم مال)

امراء وصدر صاحبان کیلئے نہایت ضروری اعلان

سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کا حفظ کرنا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کو ۔۔۔ تمام احباب زبانی یاد کرلیں پھر ان کا ترجمہ ومطلب بھی سمجھیں۔ جملہ امراء کرام اور صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ فوری طور پر اس کا جائزہ لیکر رپورٹ فرمائیں کہ ان کی جماعت کے کتنے افراد یہ آیات حفظ کرچکے ہیں اور کتنے افراد یاد کر رہے ہیں؟

مستورات کی رپورٹیں لجنہ مرکزیہ کے توسط سے آرہی ہیں اب مردوں کے بارے میں مکمل رپورٹ مطلوب ہے۔ ان افراد میں بالغ مرد اور لڑکے شامل ہیں۔

نظارت کی طرف سے مورخہ ۱۲ تبلیغ (فروری ۱۹۷۰ء) کو مجموعی رپورٹیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش ہو رہی ہیں۔ انشاء اللہ تمام امراء صاحبان اور صدر صاحبان اس بات کا خیال رکھیں کہ ان کے خانہ میں یہ ذکر نہ کرنا پڑے کہ ان کی طرف سے رپورٹ نہیں آئی۔

احباب کرام پورے اہتمام سے اس نیک کام کو سرانجام دے کر ممنون فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

عطیہ جات خدمت درویشاں

مکرم محترم مولوی عبدالکریم صاحب درویش قادیان کے اعزہ واقرباء کے لئے دفتر ہذا میں اپنے حلقہ سے عطیہ جات جمع کرکے بھجواتے رہتے ہیں۔ اس جلسہ کے موقع پر انہوں نے مجموعی طور پر مبلغ تین ہزار دو روپیہ جمع کروایا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان بھائی بہنوں نے عطیے دئے ہیں جزائے خیر دے۔ ان احباب کے نام درج ذیل ہیں دوست انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں

۱۔ مکرم محمد عبدالکریم صاحب
۲۔ " غلام احمد صاحب چغتائی
۳۔ " ملک عبدالعزیز صاحب
۴۔ " خالد اختر احمد صاحب
۵۔ " رشید احمد صاحب قریشی
۶۔ محترمہ مسز سعید احمد صاحب
۷۔ مکرم حبیب الرحمٰن صادق صاحب
۸۔ محترمہ مسز اکبر خانم اسماعیل صاحبہ
۹۔ چوہدری محمد عبدالرشید صاحب
۱۰۔ مکرم منصور احمد صاحب ندیم
۱۱۔ " عقیل اطہر صاحب
۱۲۔ " داؤد احمد صاحب
۱۳۔ " خواجہ نذیر احمد صاحب
۱۴۔ " مجید اللہ صاحب
۱۵۔ " چوہدری عبدالکریم صاحب
۱۶۔ " منصور احمد صاحب
۱۷۔ " داؤد احمد خان صاحب
۱۸۔ " محمد حسین صاحب چیمہ
۱۹۔ " نذیر احمد صاحب ڈار
۲۰۔ " فنیعر احمد صاحب
۲۱۔ " مرزا عطاء الرحمان صاحب
۲۲۔ مکرم عبدالعزیز دین صاحب
۲۳۔ " غلام حسین صاحب اختر
۲۴۔ " عزیز عامر خلیل صاحب
۲۵۔ " سید ولی شاہ صاحب
۲۶۔ " ملک سلیم احمد صاحب
۲۷۔ " مطیع اللہ صاحب صادق
۲۸۔ " بشیر احمد صاحب حیات
۲۹۔ " سید منصور احمد صاحب
۳۰۔ " داؤد احمد صاحب گلزار
۳۱۔ " شیخ فضل الرحیم صاحب
۳۲۔ " سلطان احمد صاحب چیمہ
۳۳۔ محترمہ سردار بی بی صاحبہ
۳۴۔ مکرم حنیف الرحمٰن صاحب
۳۵۔ " مرزا تسلیم احمد صاحب
۳۶۔ محترمہ مسز خدیجہ منصور صاحبہ
۳۷۔ مکرم حفیظ احمد جان صاحب
۳۸۔ " عبداللطیف خان صاحب
۳۹۔ عزیزہ جہاں زیب بنت چوہدری عبدالکریم صاحب
۴۰۔ محترمہ والدہ صاحبہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب
۴۱۔ مکرم شیخ نعیم الرحمٰن صاحب
۴۲۔ مکرم مرزا احمد خان صاحب
۴۳۔ مکرم ڈاکٹر عبدالحمید صاحب
۴۴۔ " مرزا اسلم بیگ صاحب
۴۵۔ " چوہدری عبداللہ صاحب
۴۶۔ " ممتاز احمد صاحب بٹ
۴۷۔ " قریشی عبدالمنان صاحب
۴۸۔ محترمہ مسز جنوالی صاحبہ
۴۹۔ مکرم عبدالرؤف خان صاحب
۵۰۔ " میر انصار احمد صاحب
۵۱۔ " معین الدین صاحب
۵۲۔ " خلیل احمد صاحب

(ناظر خدمت درویشاں)

درخواستہائے دعا

۱۔ مکرم ملک فضل احمد صاحب ضعف قلب اور بلڈ پریشر کی تکلیف میں کافی دیر سے مبتلا ہیں تکلیف دن بدن بڑھ رہی ہے احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

۲۔ اسی طرح مکرم شیخ رشید احمد صاحب کارکن تعلیم الاسلام کالج ربوہ کافی دیر سے بیمار ہیں اب قدرے پہلے سے آرام ہے۔ احباب جماعت ان کی کامل وعاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ دستخط محمد کاتب الفضل

سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات یاد کرنیوالی خواتین و ناصرات

[redacted]

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی — ربوہ

الفضل کے گذشتہ اعلان کے بعد مندرجہ ذیل تعداد میں لجنات کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ بہنوں اور بچیوں نے سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق یاد کرلی ہیں۔ مستورات کی کل تعداد دو ہزار نو سو سینتیس ہو چکی ہے۔ الحمد للہ

نام جگہ	تعداد
مری	۱
ڈسکہ	۷
چک ۳۲۷ H.R	۳
لالہ موسیٰ	۲
نسبت روڈ لاہور	۱۳
پشاور	۲۸
سانگلہ ہل	۳
گوکھووال	۷
احمد نگر	۹
شورکوٹ	۱
بہاولنگر	۷
دوالمیال	۲۶
چک ۹۸ سرشمیر روڈ	۵
گھنوکے باجوہ ضلع سیالکوٹ	۱
دریا خاں ضلع نوڈب شاہ	۱

ناصرات

چھانگا مانگا	۴

نام جگہ	تعداد
نوکوٹ تھرپارکر	۲
پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ	۵
مری	۱
لاہور	۶
چک ۳۳ H.R ضلع بہاولنگر	۸
شہر سلطان ضلع مظفر گڑھ	[illegible]
ڈسکہ	[illegible]
پشاور	۱۷
گوکھووال	۳
چک ۲/۱۴ سوڈھی	۴
سانگلہ ہل	۵
احمد نگر	۲۲

ناصرات کی کل تعداد ایک ہزار سات سو باون ہو چکی ہے ممبرات لجنہ اور ناصرات کی مجموعی تعداد ۴۶۸۹ ہو گئی ہے۔

جن بہنوں اور بچیوں نے ابھی تک یہ آیات حفظ نہیں کیں وہ حفظ کریں اور اپنی لجنہ یا ناصرات کے ذریعہ اطلاع دیں جہاں لجنہ یا ناصرات کی باقاعدہ تنظیم نہیں وہ مقامی پریذیڈنٹ یا مربی صاحب یا اپنے گھر کے کسی بڑے کو سند تصدیق کروا کے نام بھجوا سکتی ہیں۔ ہر عورت اور ہر بچی کو مرکز کی طرف سے سند بھجوائی جا رہی ہے۔ اس ماہ کے آخر تک اگر سندات نہ پہنچیں تو لجنات کو چاہیئے کہ وہ اطلاع دیں۔ اس وقت تک کل ۱۰۴ لجنات اور ۵۹ ناصرات کی طرف سے نام پہنچے ہیں۔ یہ بہت کم ہیں لجنات فوری توجہ کریں۔

خاکسار مریم صدیقہ صدر لجنہ مرکزیہ

درخواست دعا

برادرم چوہدری بشیر احمد صاحب ابن چوہدری محمد ابراہیم صاحب آف پیلو دال سیداں کا اکلوتا بچہ عزیز صغیر احمد بعارضہ بخار سخت بیمار ہے۔ نیز ان کے خسر مکرم چوہدری احمد علی صاحب آف چک ۱۷۲ ب ضلع مظفر گڑھ بھی بعارضہ بخار جلسہ سالانہ کے بعد یہاں ربوہ میں بیمار ہو گئے ہیں۔ احباب ہر دو کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد نواز مومن ربوہ)

والدین کا ایک ضروری فرض

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام جماعت کو اور علی الخصوص اطفال الاحمدیہ کو ہدایت فرمائی ہے کہ وہ سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کریں۔ والدین کا فرض یہ ہے کہ وہ خود یہ آیات زبانی یاد کرنے کے علاوہ اپنی نگرانی میں اپنے بچوں کو یہ آیات یاد کروائیں اور گاہے بگاہے ان سے سنتے بھی رہیں تاکہ یہ اچھی طرح ان کے ذہن نشین ہو جائیں۔

مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

تبلیغی و علمی مجلہ

ماہنامہ الفرقان ربوہ

جس میں

قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے۔ جس کے ایڈیٹر مولانا ابو العطاء صاحب ہیں

سالانہ چندہ صرف ۶ روپے (مینیجر)

دلچسپ اور مفید طبی تجربات ۱۵

مکرم محترم جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مؤلف اصحاب احمد قادیان

"آپ کی تجویز کردہ ٹیبلی ٹانک دونوں بچوں کو تین ہفتہ سے کھلا رہا ہوں۔ حیرت انگیز اثر کیا دونوں نے پہلے روز سے مٹی کھانا ترک کر دیا"

پیکنگ ۲/- ، ۱/۲۵ ڈاک خرچ ۱/۵۰

ہماری مجرب ادویات کے متعلق اپنی آراء سے آگاہ فرماتے رہیں اس سے ضرورتمند دکھی کو فائدہ اور آپ کو ثواب ہوگا!

کیور ہومیو ڈسپنسری کمپنی رجسٹرڈ ۲۵ کمرشل بلڈنگ شارع قائد اعظم لاہور۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ۔ ربوہ

اعلان نکاح

مکرم برادرم چوہدری محمد سعید احمد صاحب ابن چوہدری محمد عبد اللہ صاحب آف میاں چنوں کا نکاح ہمراہ مکرمہ بشریٰ ضیاء صاحبہ بنت میاں ضیاء الدین احمد صاحب آف راولپنڈی حال اوکاڑہ بعوض مبلغ دس ہزار روپے حق مہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۶۹ء مسجد مبارک ربوہ میں پڑھایا۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ جانبین کے لئے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا فرما دیں۔

خاکسار چوہدری عبد الحمید سلیم ایڈووکیٹ سپریم کورٹ ۱۵ لارنس روڈ۔ نیلا گنبد۔ لاہور

دعائے مغفرت

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ گوئی آزاد کشمیر کے ایک بزرگ چوہدری بقاء اللہ صاحب المعروف بگا صاحب مورخہ ۲۷/۱۲/۶۹ کو اس دار فانی سے رحلت فرما کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ چوہدری بگا صاحب مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ مخلص احمدی تھے۔ احمدیت کے شیدائی تھے آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں تحریری طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی تھی۔ بعدہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر قادیان جاکر بیعت کی پھر خلافت ثانیہ کے دور میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کے ہاتھ پر بیعت کی اور اب بوجہ پیرانہ سالی ربوہ نہ جا سکے اور تحریری طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیعت کی۔ آپ احمدیت کے عاشق صادق تھے تبلیغ احمدیت کا بہت شوق تھا۔ سلسلہ کی خاطر ہر قسم کی قربانی پر کمربستہ رہتے تھے تقریباً اسی سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ نے اپنے پیچھے کثیر اولاد چھوڑی ہے۔ چار بیٹے ایک بیٹی اور بہت سے پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں اور ان کی اولاد چھوڑی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور آپ کو اپنے قرب میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور آپ کے بعد آپ کی اولاد احمدیت کی سچی خادم ثابت ہو۔ آمین۔

(خاکسار امام الدین صدر جماعت احمدیہ گوئی ضلع میرپور آزاد کشمیر)

مرغی خانہ

کھولنے کیلئے

متواتر انڈے دینے والی بہترین وائٹ لیگھارن نسل کے یک روزہ چوزے

خلیل پولٹری فارم ربوہ

سے حاصل کریں زیٹ ایگر قہ چوزے ۱/۵۰ ایسکڑہ تین ہفتہ کی بچھیاں ۳۰/- روپے سینکڑہ (مینیجر)

مربع برائے فروخت یا ٹھیکہ

ایک مربع اراضی بمعہ ٹیوب ویل بجلی چالو سائز ۵ انچ نزدیکی سڑک وبس سروس ربہ تحصیل چنیوٹ ضلع ساہیوال برائے فروخت بعوض مبلغ پینتیس ہزار ۳۵۰۰۰/- روپے یا ٹھیکہ سالانہ ایک ہزار روپے برائے دس سال۔ تفصیل کے لئے بمعہ جوابی لفافہ

س م احمد مکان ۷۱-B/۲۹۸ ماڈل ٹاؤن اے بہاولپور لکھیں

نیو پائلز کورس

بواسیر خونی و بادی کی مجرب دوا مکمل کورس ۱۲ روپے ۵۰ سے زائد مجربات کا کتابچہ مفت

شاہ ہومیو پیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

حب اطہر امراض اطہرا کی شہرہ آفاق دوا مکمل کورس گیارہ تولہ /۲۰ روپے فی تولہ /۲ روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ بالمقابل ریلوے اسٹیشن محمود آباد

ھمدردِ نسواں (جوبِ اٹھرا) مرضِ اٹھرا کا بینظیر علاج **دواخانہ خدمتِ خلق** رجسٹرڈ **ربوہ** سے طلب کریں۔ مکمل کورس ۲۰ روپے

ھوالشافی

تریاقِ سلیمانی

کے متعلق

محترمہ حضرت سیدہ صاحبزادی نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی رقم فرماتی ہیں:۔

"تریاقِ سلیمانی معدہ کی خرابی، ہاضمہ اور قبض کے لئے بھی مفید ہے۔ گھر میں ملازموں کو بھی دی خود بھی استعمال کر کے دیکھا خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت مفید ہے۔ خدا تعالیٰ برکت دے۔"

المنار دواخانہ گول بازار ربوہ

کتاب

اسلام کا اقتصادی نظام

جس میں سوشلزم کیپٹل ازم اور اسلامی نظام کا مقابلہ کر کے اسلامی نظام کی فوقیت ظاہر کی گئی ہے۔ کارڈ آنے پر مفت پتہ صاف لکھیں۔

محمود احمد قمر ایڈووکیٹ ثمن آباد لائلپور

حقیقی خوشی

اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کرنے سے انسان کو حقیقی خوشی اور راحت ہوتی ہے۔ آپ الفضل ایسے خالص مذہبی اخبار کی اشاعت بڑھا کر بھی دین کی خدمت کر سکتے ہیں اور حقیقی خوشی اور راحت کے وارث بن سکتے ہیں۔

(مینجر الفضل ربوہ)

تذکرہ

مجموعہ الہامات کشوف و رؤیا
حضرت مسیح موعود علیہ السلام

احبابِ جماعت کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کشوف رؤیا کا مجموعہ

تذکرہ ایڈیشن سوم

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

نے شائع کیا ہے جو ایک عرصہ سے نایاب تھا۔ اِس ایڈیشن کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں وہ الہامات وکشوف ورؤیا جو ایڈیشن اوّل و دوم میں شائع نہ ہو سکے تھے اِس ایڈیشن میں ان کو بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس کے ساتھ ایک صد بانوے صفحات کی مفتاح بھی شائع کی گئی ہے تا کہ حوالہ جات کی تلاش میں سہولت رہے۔ صفحات ۱۰۱۸ سائز $\frac{۲۰×۲۶}{۸}$ کاغذ وطباعت عمدہ۔ ھدیہ علاوہ محصول ڈاک صرف اٹھارہ روپے۔

ملنے کا پتہ:۔ **الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ**

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ **تحریکِ جدید** ربوہ

آپ خود بھی ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔

سالانہ چندہ صرف دو ۲ روپے

(مینجر)

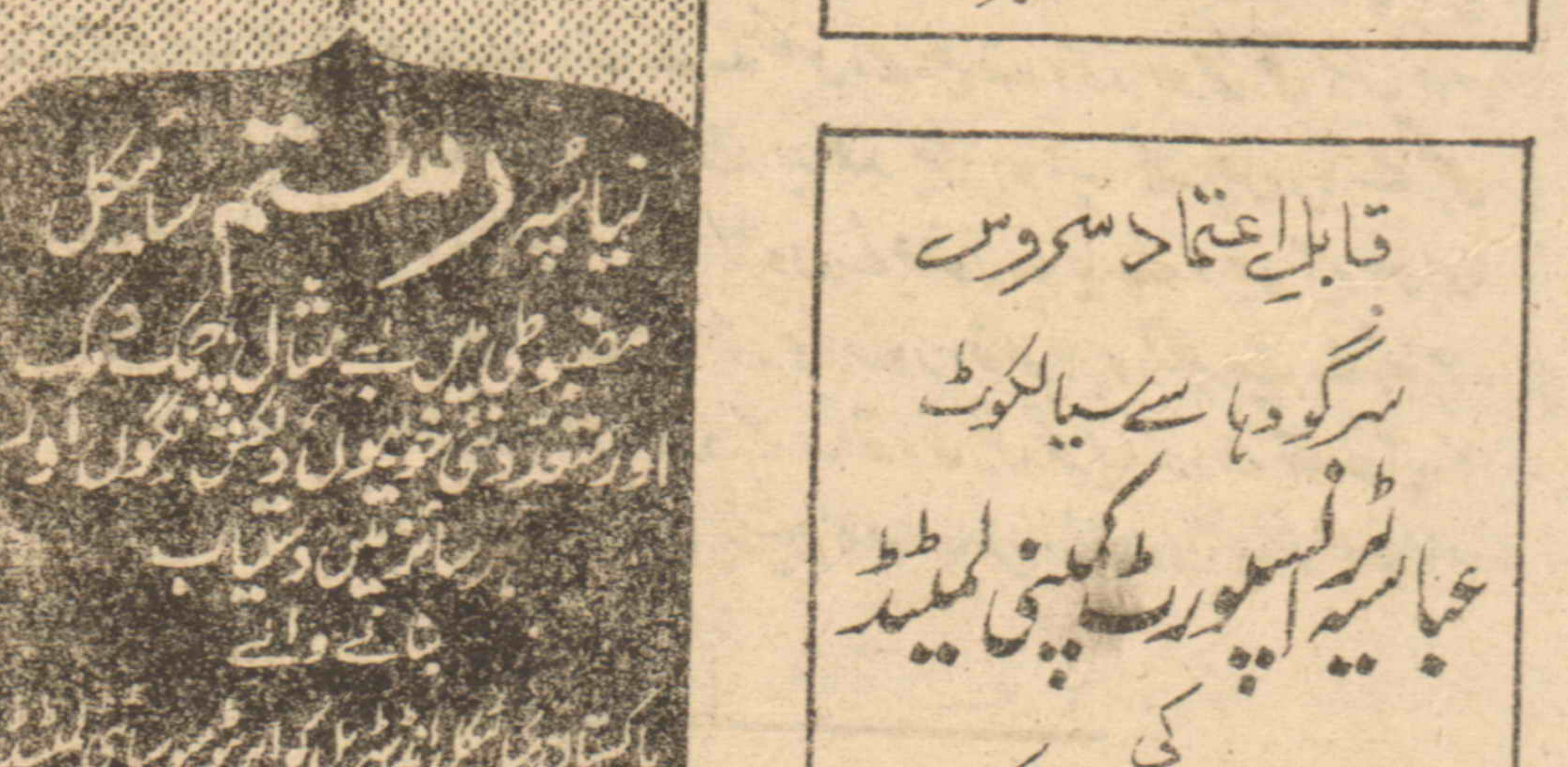

ترسیلِ زر اور انتظامی اُمور سے متعلق

مینجر روزنامہ الفضل ربوہ

سے خط و کتابت فرمائیں

لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ، پردہ کلاتھ، ٹیپسٹ بستر، فرشی دریاں، کھیس، تولئے، جائے نماز تھوک و پرچون مل سکتے ہیں۔

وسیم اپہولسٹری ہاؤس

چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائلپور

قابلِ اعتماد سروس

سرگودہا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔

(مینجر)

جوب مفید اٹھرا۔ مرضِ اٹھرا کا کامیاب علاج۔ کورس بیس ۲۰ روپے۔ شیشی پانچ روپے۔ **ناصر دواخانہ** گولبازار ربوہ۔ فون نمبر ۳۲ گول کچہری بازار لائلپور

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۷ ر صلح تا ۱۳ ر صلح ۱۳۴۹ ہش

(۱) گزشتہ ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ البتہ حضور کی حرم محترم، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اوّلاً شدید بخار اور پھر گردہ کی تکلیف اور کھانسی کی وجہ سے ناساز رہی۔ احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

(۲) ربوہ ۱۰ ر صلح۔ حضور ایدہ اللہ نے ۹ ر صلح کو مسجد مبارک میں نمازِ جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور نے قرآنِ مجید کی آیت وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ (الانفال آیت ۲۶) کی تفسیر بیان فرمائی۔ حضور نے واضح فرمایا کہ اولاد کی صحیح تربیت نہ کرنے کے نتیجہ میں عنداللہ اور عندالناس بگڑی ہوئی اولاد ہی سزا کی مستوجب نہیں ہؤا کرتی بلکہ خود والدین بھی تربیت میں غفلت برتنے کی وجہ سے زیرِ الزام آئے اور سزا میں حصہ دار بنے بغیر نہیں رہتے۔ تربیت میں غفلت کا وبال صرف اولاد پر ہی نہیں بلکہ والدین پر بھی پڑتا ہے۔ حضور نے اہلِ ربوہ کو ظاہری و باطنی صفائی کا خاص خیال رکھنے اور ربوہ کے ماحول کو پاک وصاف اور مطہر بنانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھنے کی تلقین کرتے ہوئے خبردار فرمایا کہ اگر بعض لوگوں نے اولاد کی صحیح تربیت میں غفلت سے کام لیا اور ان کی اولاد میں سے کسی نے سراسر قابلِ اعتراض طرزِ عمل اختیار کیا تو اس کا وبال ان کی اولاد پر ہی نہیں بلکہ خود ان پر بھی پڑے گا۔

خطبہ کے آخر میں حضور نے بتایا کہ حضور کے دل میں یہ خواہش پیدا کی گئی ہے کہ دنیا میں تبلیغ واشاعتِ اسلام کی غرض سے ایک اعلےٰ درجہ کا پریس اور کسی نہ کسی ملک میں ریڈیو کا ٹرانسمٹنگ سٹیشن قائم کیا جائے تا جہاں ایک طرف دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآنِ مجید کے تراجم چھاپنے میں سہولت رہے وہاں دوسری طرف پیغامِ حق کی اشاعت کی نئی نئی راہیں کھلتی چلی جائیں۔ حضور نے اِس خواہش کی تکمیل کے لئے خصوصیت سے دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔

(۳) محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب پتّا کی تکلیف کی وجہ سے گزشتہ کئی ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کیا ہے جس کے لئے آپ ۱۱ ر جنوری کو لاہور تشریف لے گئے ہیں۔

اکتوبر ۶۹ء میں آپ کو پتّا کا شدید درد ہؤا تھا اس کے بعد یرقان ہوگیا اُس وقت علاج کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے تکلیف دُور ہوگئی تھی لیکن ۲۴ ر دسمبر ۶۹ء کو پتّا کے درد کا دوبارہ شدید حملہ ہؤا جو اَب تک چل رہا ہے۔ کبھی درد زیادہ ہو جاتا ہے اور کبھی کم۔ ڈاکٹروں نے مشورہ دیا ہے کہ جلد آپریشن ہونا چاہیئے چنانچہ آپ اِس غرض سے ۱۱ ر جنوری بروز اتوار لاہور تشریف لے گئے ہیں۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ وناصر ہو۔ محض اپنے فضل سے آپریشن کامیاب فرمائے اور آپ کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(۴) لندن ۵ ر صلح (بذریعہ تار) مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب ابن محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت لندن پہنچ گئے ہیں۔

جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے آپ ڈاکٹری کی مزید تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے وہاں تشریف لے گئے ہیں۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ وہاں آپ کو اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ آپ کا حامی وناصر ہو اور آپ تعلیم مکمل کرنے کے بعد کامیاب وکامران بخیر وعافیت واپس تشریف لائیں۔ آمین۔

(۵) جیسا کہ احباب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد (الفضل مورخہ ۳ ر جنوری ۱۹۷۰ء) میں پڑھ چکے ہیں کہ وقفِ جدید کے تیرھویں سال کا آغاز ہوگیا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ لازمی ہے کہ

۱۔ جماعتیں امامِ وقت کی آواز سُنتے ہی اپنے تمام احباب کی مکمل فہرست مع وعدہ جات دفتر وقفِ جدید میں پہنچائیں۔ اطفال کی فہرستیں اور وعدہ جات الگ ہوں۔

۲۔ ہر دوست کے نام کے سامنے ان کے گزشتہ سال کے وعدے کی رقم بھی درج ہو تا کہ معلوم ہو سکے کہ انہوں نے نئے سال میں کتنا اضافہ کیا ہے۔

۳۔ احباب کے اسماء کے سامنے یہ صراحت بھی ہو کہ وہ اس وعدے کو کس صورت میں ادا فرمائیں گے یعنی یکمشت طور پر یا بالاقساط۔ یا فصل کے موقع پر۔

عہدیداران اصحاب یہ پابندی فرماویں کہ وہ احباب سے ان کے وعدہ جات کے مطابق بروقت وصولی کی کوشش فرماویں۔ اِس اعلان کے ساتھ ہی یہ امر نہایت ضروری ہے کہ گزشتہ سال ۱۹۶۹ء کی تمام وصول شدہ رقوم خواہ وہ تھوڑی ہوں یا زیادہ فی الفور مرکز میں وقفِ جدید کے حساب میں جمع کر دی جائیں۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

(۶) عید الفطر کی مبارک تقریب اس سال لندن میں جمعرات مورخہ ۱۱ ر دسمبر کو ومبلڈن ٹاؤن ہال میں منعقد ہوئی۔ اس ہال میں کرسیوں پر ۹۰۰ آدمیوں کے بیٹھنے کی گنجائش ہے۔ گویا نماز اور خطبہ سُننے کے لئے زمین پر بیٹھ کر اس سے دوگنی تعداد اس میں سما سکتی ہے۔ اس موقع پر پریس کے نمائندگان بھی موجود تھے چنانچہ ومبلڈن بورو نیوز کے نمائندہ نے اپنے اخبار کی ۱۹ ر دسمبر کی اشاعت میں جو نوٹ لکھا اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"انگلستان میں مقیم ہزارہا مسلمانوں کے لیڈر امام بشیر احمد رفیق نے عالمِ عرب میں مذہبی اتحاد کو مشرقِ وسطیٰ میں امن کا واحد ذریعہ قرار دیا۔

امام صاحب نے یہ بیان ومبلڈن ٹاؤن ہال میں تین ہزار احمدیہ مسلمانوں کے سامنے دیا جو کہ وہاں رمضان کے اختتام پر عید الفطر کی تقریب کے لئے جمع ہوئے تھے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ موجودہ زمانہ میں عالمِ اسلامی کا سب سے بڑا المیہ فلسطین ہے جہاں پر لاکھوں مسلمان اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے ہیں اور کیمپوں میں رہائش کیلئے مجبور ہیں۔ ان میں سے ہزاروں قلّت غذا اور مختلف بیماریوں کے باعث لقمۂ اجل بن رہے ہیں۔

بیان کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ اس صورتِ حال کا علاج صرف مسلمانوں کا باہمی اتحاد ہے جو ان کو امن نصیب کرے گا۔ باہمی تنازعات نے ان کو جنگ کی آگ میں جھونک دیا ہے۔ اب قومی حمیت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے مذہبی اتحاد سے ہی امن قائم کیا جا سکتا ہے۔ اس نصف گھنٹہ کے خطاب میں امام صاحب نے سامعین سے انگلستان میں تبلیغِ اسلام کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا یہ ملک تیزی سے تاریکی کی طرف جا رہا ہے۔ لوگوں کے ذہنوں میں ایک مذہبی خلاء پیدا ہو چکا ہے اور اس بارہ میں وہ ہماری امداد کے محتاج ہیں ان کے لئے ہماری امداد یہ ہوگی کہ ہم اسلام کے پیغام کے ذریعہ انہیں خدا کی شناخت کروا دیں۔

تقریب کے اختتام پر حاضرین کی چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی"۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴